مسلمانوں اور عالم اسلام کی غلامانہ ذہنیت

محدث العصر علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

بحمد اللہ ہمیں نہ امراء و وزراء سے ملاقات کا شوق، نہ یہ داستان لذیذ و مرغوب، دراصل اس وقت میرے بصائر و عبر کا موضوع مندرجہ بالا فقرہ ہے، اس سے قبل جو کچھ لکھا گیا وہ اس کی تمہید تھی۔ جی چاہا کہ یہ نصیحت جو ایک خاص موقع پر ایک خاص شخص کو کی گئی تھی' پیغامِ عام کی شکل میں ہر عام و خاص کے گوش گزار کردی جائے۔

عالمِ اسلام اور اسلامی ممالک ایک عرصہ سے زبوں حالی و پسماندگی اور زوال و اضمحلال کا شکار ہیں، مسائل پر مسائل پیدا ہوتے چلے آتے ہیں اور ہمارے اربابِ اقتدار اور سربراہانِ مملکت ہر نئے مسئلہ پر دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کے سامنے کشکولِ گدائی لے کر حاضر ہوجاتے ہیں۔ ان کی ظاہری شان وشوکت، ان کے سرمایہ و دولت، ان کی فوجی وعسکری طاقت، ان کی مادی و سائنسی برتری، ان کی سیاسی قیادت اور حربی سیادت سے عالم اسلام اتنا مرعوب ہے جس کی حد نہیں۔ ہمارے حکمرانوں میں مرعوبیت اور احساسِ کہتری کا عارضہ وبائی صورت اختیار کرچکا ہے۔ کہنا چاہیے کہ جو جتنے بڑے عہدے اور منصب پر فائز ہے اور جس کی جتنی ذمہ داریاں زیادہ ہیں، وہ اتنا ہی احساسِ مرعوبیت کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔ آج تصور بھی نہیں کیا جاسکتا کہ ہم ترقی یافتہ قوموں کے بغیر بھی حکومت کرسکتے ہیں اور یہ سوچا تک نہیں جاسکتا کہ ان کی دوستی کے بغیر بھی ہمارا نظام حکومت چل سکتا ہے۔ اسلامی ممالک جو پسماندہ اور ترقی پذیر ہیں، محض عالمی طاقتوں کے رحم و کرم پر جینے کے عادی ہوگئے۔ کروڑں روپے کے مصارف سے اعلیٰ پیمانے پر سفارت خانوں کا تکلف کیا جاتا ہے، لاکھوں کے خرچ سے امراء و وزراء کے دورے ہوتے ہیں، وفد پر وفد بھیجے جاتے ہیں، ان طاغوتی قوتوں کے سربراہوں اور نمائندوں کو تشریف آوری کی دعوتیں دی جاتی

نہیں ہوتا ۔عزت و ذلت ، فتح و شکست ،صحت و رزق اور قوت و ناتوانائی اسی کے قبضے میں ہے ۔

اور یہ کہ امتِ مسلمہ کی نجات صرف محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں ہے ۔آپ ﷺ ہی کا یقین ، آپ ﷺ ہی کا عزم ، آپ ﷺ ہی کا عمل ، آپ ﷺ ہی کی سیرت اور آپ ﷺ ہی کا پیغام ہمارے لیے فلاح و کامرانی کا ذریعہ ہے :''فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ'' کائنات کی ساری طا— ہمارے ساتھ ہوں ،مگر خدا ہمارے ساتھ نہ ہو تو ہم ذلیل ہو کر رہیں گے اور کائنات کی ہر طاقت ہمارے خلاف ہو ،مگر خدا سے ہمارا تعلق صحیح ہو تو بھری دنیا ہمارا کچھ نہیں بگاڑ $ ۔ہم رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر ہوں تو دریا ہمیں راستہ دے سکتے ہیں ، جنگل کے شیر ہماری راہنمائی کر سکتے ہیں ، ہوا کی لہریں ہماری آواز ایک ملک سے دوسرے ملک پہنچا $ ہیں ، ہماری تاریخ میں اس کی % وں مثالیں موجود ہیں ۔

› لم Z سلا x کی کمز gz~ کا %b

یہ طاغوتی طا— جو آج ہم پر مسلط ہیں اور عالم اسلام کی نکیل جدھر چاہتی ہیں موڑ دیتی ہیں ، یہ صرف اس لیے طاقت وَر ہیں کہ ہم کمزور ہیں اور ہم اس لیے کمزور ہیں کہ ہمارا اعتماد خالق کائنات کو چھوڑ کر ناکارہ اور کمزور مخلوق پر رہ گیا ہے ۔بخدا ! اگر اس قوی ذات سے ہمارا تعلق قوی ہو تو ہم آج بھی امریکہ و روس کا غرور' قیصر و کسریٰ کی طرح خاک میں ملا سکتے ہیں ۔ان کے ایٹم ان کی سائنسی ترقی اور ان کے تمدنی کروفر کی ساری عمارت آج بھی پیوندِ زمین ہو $ ہے ،مگر اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی خواہشات ترک کر دیں ۔اس کے احکام پر اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کا عہد و پیمان کریں اور اس کی رضا کے مقابلہ میں کسی کی رضا مندی و ناراضگی کی پروا نہ کریں ۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ام المؤ Ý حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں خط لکھا کہ مجھے کوئی وصیت لکھ fi ،مگر زیادہ طویل نہ ہو ، جواب میں حضرت ام المؤ Ý رضی اللہ عنہا نے لکھا :

> ''سلام علیک! أمابعد: فإني سمعتُ رسولَ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول: من التمس رِضٰی اللّٰہ بسخط الناس کفاہ اللّٰہ مؤنةَ الناس ومن التمس رِضٰی الناس بسخط اللّٰہ وَکَّلَهُ اللّٰهُ إلی الناس، والسلام''۔ (سنن الترمذی ، باب ما جاء فی حفظ اللسان)
>
> ''السلام علیکم ! امابعد : میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ،فرماتے تھے کہ : جو شخص لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی رضا مندی ڈھونڈتا ہے ، اللہ تعالیٰ لوگوں کے شر سے اس کی خود کفایت فرماتے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے انسانوں کی رضا مندی چاہتا ہے ، اللہ تعالیٰ اسے انسانوں کے سپرد کر دیتے ہیں ۔(اور ان ہی کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں)۔''

الغرض اگر مسلمانوں کا ایمان پختہ اور مضبوط ہو، حق تعالیٰ سے ان کا تعلق صحیح ہو، اس کی ذات پر کامل بھروسہ اور یقین ہو، طاغوتی طاقتوں سے بیزار ہوکر وہ اپنے وسائل پر انحصار کریں اور کلمۂ اسلام کی سربلندی کے لیے ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار ہو جائیں تو حق تعالیٰ کا وعدہ یقیناً پورا ہوگا، ارشاد ہے: ''وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ''۔(الروم:۴۷)......''اور ہمارے ذمہ ہے مومنوں کی مدد کرنا۔'' ......''وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ''۔(آل عمران:۱۳۹)......''اور تم ہی اونچے رہوگے بشرطیکہ تم مومن ہو۔''......''وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ''۔(آل عمران:۱۲۶)......''اور مدد تو صرف اللہ عزیز وحکیم کے پاس سے ملتی ہے۔''

اگر مسلمان ان ارشادات ربانی کو سینے سے لگائیں، فسق وفجور کی متعفن زندگی چھوڑ کر توبہ وانابت کا راستہ اختیار کریں تو حق تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں گی اور راحت وسکون اور عزت و سربلندی کی بھی نعمتیں نصیب ہوں گی، جن کا ظہور قرونِ اولیٰ میں ہو چکا ہے۔حق سبحانہٗ وتعالیٰ ہمارے قلوب کی اصلاح فرمائیں، عالم اسلام کی حفاظت فرمائیں اور اسلام کے تمام بدخواہوں کو ذلیل وخوار کریں۔

وصلی اللّٰہ تعالٰی علٰی صفوۃ البریۃ محمد وآلہٖ وصحبہٖ وأتباعھم أجمعین، اٰمین